65683 ـ كافره بيوى اولاد كے سامنے شراب نوشى كرتى ہے اور طلاق كى صورت ميں اولاد كو ساتھ لے جانے كا خدشہ ہے

سوال

ميں نے ايك عيسائى عورت سے شادى كر ركھى ہے اور اس سے ميرے دو بچے بھى ہيں، ايك رمضان المبارك كے مہينہ ميں ايسا ہوا كہ ميں افطارى كر رہا تھا كہ كھانے كے دوران ميرى بيوى نے شراب نوشى شروع كر دى، اور ميں اسے اس سے نہ روك سكا، كيونكہ اگر ميں روكنے كى كوشش كرتا تو وہ طلاق كا مطالبہ كرتى اور ہو سكتا ہے طلاق كى صورت ميں بچوں كى پرورش كا حق بھى حاصل كر ليتى، اس طرح ميرے ليے بچوں كو دين اسلام كى تعليم دين مشكل ہو جاتا.
ميرا سوال يہ ہے كہ كيا رمضان المبارك ميں جب وہ شراب نوشى كرے اور اس كے خاندان والے شراب نوشى كريں تو كيا ميرے ليے ان كے ساتھ بيٹھنا حرام ہے، حالانكہ ميں شراب نوشى نہيں كرتا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جواب :

اگرچہ كتابى عورت (يعنى يہودى اور عيسائى) سے شادى كرنا جائز ہے، ليكن اس ميں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہيں، جن ميں سب سے بڑا خطرہ اولاد كے دين كا ہے كيونكہ وہ عورت اپنے خاوند كى اولاد كو دين اسلام سے دور لے جانے كى كوشش كريگى، اور خاص كر جب وہ غير مسلم ملك ميں بستى ہو تو قانون بھى اس كے ساتھ ہے.

جب بچے ماں كو شراب نوشى كرتے ہوئے ديكھيں تو آپ اولاد كو كيسے مطمئن كر سكتے ہيں كہ شرام نوشى حرام ہے!!

اكثر علماء كرام كہتے ہيں كہ اگر كوئى شخص كسى كتابى عورت سے شادى كرے تو وہ اسے شراب نوشى سے روكے گا، اور خنزير كا گوشت كھانے سے بھى منع كرےگا، شافعى اور حنبلى حضرات كے جمہور فقہاء كا مسلك يہى ہے، اور احناف كى ايك جماعت بھى اسى كى قائل ہے.

احناف كى كتاب: البحر الرائق " ميں بعض احناف سے منقول ہے كہ:

" مسلمان خاوند كو حق حاصل ہے وہ اپنى ذمى بيوى كو شراب نوشى سے بالكل اسى طرح روكےگا جس طرح وہ اپنى

مسلمان بیوی کو پیاز اور لہسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہو تو وہ مسلمان بیوی کو ایسا کرنے سے روك سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر مخفی نہیں " انتہی

دیکھیں: البحر الرائق (3 / 111).

اور شافعیہ کی کتاب " مغنی المحتاج " میں درج ہے:

" نان و نفقہ اور تقسیم و طلاق کے مسائل میں منکوحہ کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بھحیض و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: مغنی المحتاج (4 / 314).

اور حنابلہ کی کتاب " الانصاف " میں درج ہے:

" ذمی عورت کو نشہ آور اشیاء اور نشہ کرنے سے روکا جائیگا، صحیح مسلك یہی ہے کہ جب نشہ آور نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا جائیگا (امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے) اور امام احمد سے ایك روایت میں ہے کہ: اسے مطلقا روکا جائیگا.

اور الترغیب میں ہے: خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح منع کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الانصاف (8 / 352).

مالکیہ کہتے ہیں کہ:

" خاوند کو حق نہیں کہ وہ کتابی بیوی کو شراب نوشی کرنے اور خنزیر کھانے سے روکے "

دیکھیں: التاج و الاکلیل (5 / 134).

اگر آپ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے شراب نوشی کرنے سے نہیں روك سکتے جیسا کہ آپ نے بیانکیا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کر دے اور اولاد کو لے کر چلتی بنے، تو اس صورت میں آپ کو اپنی بیوی پر واضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت اور حسن سلوك کا تقاضہ اور خاوند بیوی کے مابین بہتر اور اچھے تعلقات یہی ہو سکتے ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو.

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتکب ہو رہے ہوں تو آپ

ان کے ساتھ مت بیٹھیں، بلکہ وہاں سے اٹھ جائیں، اس برائی سے انکار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم پر کتاب قرآن مجید میں یہ نازل کیا گیا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر ہوتا سنو اور ان سے استھزاء و مذاق ہوتا ہوا سنو تو ان کے ساتھ اس وقت تک مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، اگر تم بیٹھو گے تو پھر تم بھی انہیں جیسو ہوگے، یقینا اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو اکٹھے جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

جو شخص ہاتھ سے برائی کو نہ روک سکتا ہو اس کے لیے قاعدہ اور اصول یہی ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو وہ اس جگہ سے اٹھ جائے وگرنہ وہ بھی گناہ میں مجرم کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا.

آپ کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس بیوی کو دین اسلام کی دعوت کی ہر ممکن کوشش کریں، اور اپنے اخلاق و اعمال کے ساتھ اس کے ہاں دین اسلام کی محبت پیدا کریں.

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس کی ہدایت کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کریں، کیونکہ دعا بہت عظیم ہتھیار ہے، ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اسے اور اس کے خاندان والوں کو آپ کے ہاتھ پر ہدایت نصیب فرما دے.

واللہ اعلم